......''مقصد''......

آئینہ

سلطان وحید ہانگ کانگ

زندگی ہوتی ہی کتنی ہے، 50 سال، 60 سال یا کچھ زیادہ..... غور کیا جائے تو آدھی عمر تو سوتے ہی گزر جاتی ہے، کچھ عرصہ بچپن کا لگایا جائے، جوانی کا کچھ عرصہ بھی جمع کر لیا جائے اور پھر بڑھاپا، بس اتنی سی زندگی کیلئے بندہ کیا کچھ کرتا پھرتا ہے۔ سچ، جھوٹ، دھوکہ فریب، لوٹ مار، گالم گلوچ یہ سب اس مختصر عرصہ میں ہم کرتے ہیں جس کو ہم جاگنے والی زندگی کہتے ہیں۔ یعنی آدھی عمر سونے میں، کچھ عرصہ بچپن کا جس میں ان چیزوں سے عموماً دور ہی رہا جاتا ہے اور بقایا زندگی (جاگنے والی) کیلئے یہ سب تگ ودو کرنا پڑتی ہے۔

کبھی ہم نے سوچا کہ آیا یہ سب کچھ کیوں کیا جاتا ہے، کیوں اصل پیغام اور اصل مقصد کو ہم بھول جاتے ہیں، کیوں وہ کام کیے جاتے ہیں جن سے کہ ہمیں منع کیا گیا ہے..... ایسا کیوں ہے کہ ہم جانتے ہوئے ان راہوں پر چل پڑتے ہیں.....

طالب علم کا کام ہی یہ ہے کہ وہ علم، طلب کرتا جائے، یعنی اس کی حالت ایسی ہو کہ جیسے کسی پیاسے کی حالت ہوا کرتی ہے، پیاسے کو صرف اپنی پیاس بجھانے سے مطلب ہے تو علم کے طالب کو صرف علم کے حصول سے مطلب ہو، لیکن ایسا کیوں ہے کہ اکثر طالب علم، نام کے ہی طالب علم ہوتے ہیں، یہ بن سنور کر سکول یا کالج جانا، نصابی سرگرمیوں سے زیادہ غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینا، بس اسٹاپ پر کھڑے ہو کر آتے جاتے لوگوں کو تکتے رہنا، اپنے آپ کو فلمی ہیرو کی طرح سمجھنا (جو ہر کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے) حالانکہ فلم اور حقیقی زندگی میں فرق ہے..... فلمی دنیا اور ہے تو حقیقی دنیا اور..... لیکن اس ناسمجھی میں ہم اس کا ادراک نہیں کر پاتے۔

اس کیوں کے چکر میں یہ بھی سوال اٹھتا ہے کہ آیا طالب علم بن سنور کر سکول یا کالج نہیں جا سکتا یا غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتا اور آخر کیوں یہ کام وہ نہیں کر سکتا، سیدھا سادھا جواب ہے کہ آیا وہ بن سنور کر کالج جا رہا ہے تو کس مقصد سے بن سنور رہا ہے..... نیت کیا ہے؟..... آیا اس کے ذہن میں یہ نیت ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے، اس لئے بن سنور کر جا رہا ہے تو ٹھیک اور اگر نیت اس کے برخلاف کچھ اور ہے تو ناکامی کا منہ دیکھ رہا ہے، اسی طرح غیر نصابی سرگرمیوں میں وہ طالب علم حصہ لے جو اپنی نصابی سرگرمیوں میں اچھا رزلٹ دے رہا ہو.....

ایک بظاہر بہت اچھی کار، بہترین رنگ و روغن کے ساتھ اور اچھی Looking کے ساتھ ہو لیکن اگنیشن میں چابی گھمانے سے اسٹارٹ نہ ہوتی ہو تو اس کار کی نسبت بے کار ہے جو بظاہر تو رنگ و روغن کے ساتھ ٹھیک نہ ہو لیکن اسٹارٹ ہو کر منزل کی طرف روانہ ہوتی ہو.....

یہی مثال طالب علم کیلئے ہے اگر وہ پڑھائی پر توجہ دے رہا ہے، اخلاق اس کے اچھے ہیں تو بظاہر Good Looking نہ بھی ہو لیکن اپنی پڑھائی اس کے استعمال اور اپنے اخلاق سے لوگوں کو گرویدہ کر لیتا ہے اس طالب علم سے بہتر ہے جو بظاہر Good Looking ہو لیکن اخلاقی طور پر اور پڑھائی میں کمزور ہو.....

اب ہم آتے ہیں اس کیوں کی طرف.....

ایسا کیوں ہے کہ یہ طالب علم خود پر تو توجہ دے رہا ہے، اپنے مقصد پر توجہ نہیں دے رہا، بظاہر جو، جواب ایک دم سے آتا ہے وہ یہی ہے کہ اس کو خود اپنا آپ تو نظر آ رہا ہے اپنا مقصد نظر نہیں آ رہا اور جب کسی کو اپنا مقصد نظر نہ آئے تو عموماً ایسے لوگ ناکام ہو جاتے ہیں۔

صرف طالب علم پر ہی کیا موقوف ہے، ہم میں سے ہر شخص اپنے مقصد کو بھول کر دنیا کی بھول بھلیوں میں کھو چکا ہے، خود پر تو ہم میں سے ہر شخص توجہ دے رہا ہے، نہیں دے رہا تو اپنے مقصد پر.....

ہمارا مقصد کیا ہے اس دنیا میں آنے کا؟..... کیا کسی کالج کے اس طالب علم کی طرح جو صبح تیار ہو کر آتا ہے کچھ کلاسیں اٹینڈ کرتا ہے کچھ دیر کینٹین میں یار دوستوں کے ساتھ بیٹھتا ہے، بس اسٹاپوں کے چکر لگاتا ہے، ہاکی، کرکٹ، فٹ بال وغیرہ میں حصہ لیتا ہے، شام کو تھکا ہارا گھر جاتا ہے، گھر والے سمجھتے ہیں کہ بچہ پڑھ کر آیا ہے، امتحان کے دنوں میں پریشان ہوتا ہے، کچھ بن نہیں پاتا اور مزید پریشان ہو جاتا ہے، نتیجہ فیل ہو جاتا ہے، کہیں ہم بھی اسی طرح تو نہیں ہو گئے ہیں، شام تو سب کی آنی ہے، امتحان کے دن تو قریب آ رہے ہیں، پریشانی میں اضافہ تو ہونا ہے اور کیا آخر کار فیل ہو جانا ہے.....

بچپن کی زندگی کو چھوڑیئے..... جو زندگی سونے میں گزری ہے اس کو بھی ذرا دیر کو بھول جائے اور جو تھوڑی سی عمر جاگنے میں گزارنی ہے اس کو اصل مقصد کو سامنے رکھ کر گزاری جائے..... جو اصل پیغام ہے اس کو مدنظر رکھ کر زندگی گزاری جائے تو امید ہے کہ انشاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی.....

ورنہ جھوٹ، دھوکہ فریب، لوٹ مار کرنے والا آخر کو پچھتاتا ہے اور ''آخر'' تو سب کی آنی ہے..... ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اصل مقصد کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے اور اپنا خاص فضل و کرم فرمائے۔ آمین